تو سچ ہے صاحب اگر ہے / کیون نہ سمجھے اسے ہر ایک سخن عزیز

کشف الاخبار

عشرت افزا ہے دوام عمر ہے / کشف الاخبار جان عالم ہے

Nai Bombay Kushful Akhbar 20

جلد ۲۰ مورخہ ۲۰ ماہ شہر رمضان المبارک سنہ ۱۲۹۱ مطابق ۱۵ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۷۴ روز پنجشنبہ بہ اہتمام منشی محمد امان علی لکھنوی نمبر ۴۱

اشتہار

اس اخبار کاشف الاسرار سے ہر بہار کے طبع کا باعث الکبار شوق افزا ہی

خبرین تازہ بتازہ ہر ہفتہ کا التزام تا مقدور اسمین ہے اور ترجمہ اخبارات صداقت آیات

[illegible] اور دوسرے مضمون کا التزام اوس ہے بلا تحقیق کا نام نہیں کی جاتی ہو درخواست

[illegible] اپنا نام نہیں مگر تو اس قلم کو سچ کہنے سے باز رکھینگے جو صحیح اور تحقیق ہوگا لکھا

جائیگا قیمت [illegible] ہوگی ایک روپیہ ماہواری سو روپیہ سالیانہ پیشگی [illegible]

[illegible] پیشگی ششماہی مع محصول ڈاک سات روپیہ ماہواری دس روپیہ سالیانہ پیشگی

[illegible] سوا روپیہ ماہواری [illegible] سالانہ [illegible]

سال گزرنے [illegible] روپیہ دینا پڑیگا وقت پیشگی ہمراہ درخواست خریداری

مرحمت فرماوین [illegible] مدت ایک مہینے کی [illegible] قیمت

ہنڈوی یا بل یا ملٹ ارسال فرماوین اگر ہنڈوی غیر ممکن ہو تو ٹکٹ ہمراہ رجسٹری کے

عنایت کرین بغیر رجسٹری کے پہنچنے مین شک ہے مگر جسقدر ٹکٹ ہون اونکے فروخت کرنے کا

حق جاوے فی روپیہ ایک آنہ زیادہ دیوین کیونکہ ایک روپیہ کا ٹکٹ پندرہ آنے کو

بکتا ہے — جو صاحب سالیانہ کے قرار سے ایک قطعہ اخبار بھی لے چکے

قیمت سال کی برابر دینی پڑیگی پیشگی کا روپیہ واپس نہ کیا جاویگا

جسکو اخبار موقوف کرنا منظور ہو جسقدر قیمت باقی ہو ادا کرے

جب تک قیمت ادا نہ ہوگی باوجود عدم ارسال اخبار کے ماہواری

اونکے ذمے واجب الادا ہوگی متفرق ایک اخبار کی قیمت ۴

اشتہار فی سطر ۲ — اشتہار پورکی چار روپیہ

مقرر ہے اور مطلب نیک نامی خاص کا اظہار فی سطر ۲ لیا جاویگا

کشف الاخبار بمبئی

اس شہر بمبئی مین تاریخ ۲۹ شہر شعبان کے روز دوشنبہ کو ماہ مبارک رمضان شریف کی رویت ہلال ہوئی شنبہ کے

دن تاریخ پہلی کو مومنین اہل اسلام فرخندہ انجام نے نہایت اعتقاد و

دلی اور شوق قلبی کے ساتھ پہلا روزہ رکھا خوشی کمال ہوئی شب کو

تمام مسجدین اسباب جلوس آراستگی فرش و شامیانہ جھاڑ اور

کنول رنگارنگ سے مثل ایوان جنت کے آراستہ ہوئین ہر قسم کے سامان

شیشہ آلات سے سجی گئین روشنی کی چمک اور شیشہ آلات کی دمک سے

ہر مسجد قبہ نوری خصوصاً گنبدون کی روشنی یادو بندہ جلوہ طور تھی

افطار اور نماز مغرب کے وقت ایک ایک مسجد مین ہزارو نمازیان صفا

باطن کا عجب رونق افزا ہجوم ہے زمین سے آسمان تک صدائے تکبیر

نعرہ تہلیل کا عجب راحت بخش غلغلہ ہے مسجد ہر بشر ادائے عبادت حی القیوم

ہے یہ روز متبرک اور ماہ مبارک خداوند کریم ہمارے سب ناظرین اخبار رنگین

فلک اقتدار اور امیران گردون وقار اور سب صاحبان اہل اسلام عالی

تبار مومن فرمایان کشف الاخبار کو مبارک و مسعود کرے سامان عیش

اور عیش و عشرت کا سال درسال موجود کرے حکومت اور افزونی دولت

کے ساتھ خوشی سے عید دکھلاوے مال مین ترقی بخشے امید دلی کا بر آنا

فرماوے ہر طرح کی خوشی سے مبارک عید کرے اور جیسے نادہندون اور کم

التفاتون کے دلون سے نیت نادہندی کی نا پدید کرے

پارسی کی زمین مین اسلام کا جھنڈا

خبر مشہور عام اور مضامین اخبارون مین تحریر ہے منکران بدخواہ وبدزبان کے واسطے تحیر افزا وی انسوان کی ندامت افزا تقریر ہے اگرچہ اس خبر کا لکھنا کہ جس مین ایک بزبان خود ظاہر کرنیوالی عمدہ قوم کی شرمندگی کا باعث ہے ہم نہیں چاہتے ہین لیکن ہمارے ناظرین حالات اوسکی شہرت سنکر ہمکو لاعلم خبر کا الزام دینگے اسلئے افسوس کے ساتھ حوالۂ قلم کرتے ہین کہ بمبئی صاحبان جو اپنے کو نجیب اور تہذیب یافتہ سمجھتے ہین انمین سے ایک پارسی کی ایک بیٹی نہایت خوبصورت اور صاحب جمال ماہ طلعت پری تمثال تیرہ چودہ برس کا سال و سن مراد و کی راتین جوانی کا دن ناکتخدا بالکل کنواری کار دنیا سے محض بیخبر ذالک ودرتا سفتہ کی مالک شیرین بائی نام گلبدن سیمین اندام شاید اپنی عادت ازادی کے موافق لباس وغیرہ سے اراستہ ہوکر شراب حسن سے مسرور اور بادہ شباب سے مخمور و سنگ جوانی کے جوش مین کہین سیر و ہوا خوری وغیرہ کو جاتی ہوگی وہان کہین سنئے وغیرہ مین ایک لایق ایک جوان رعنا اہل اسلام فرخندہ فرجام چہرہ سے شوکت اسلامی نمودار بانکی ادا اور طرحدار دیکھنے سے اپنے شعلۂ آتش جوانی کا بجھانیوالا جان کر ہوس باطنی اور خواہش دلی کا تسلی بخش پہچان کر کمند زلف مین پھنسا لیا خود بھی ہزار جان سے شیفتہ ہوئی اسکو بھی نگاہ عاشقی سے اپنا فریفتہ بنا لیا محمد خان اوس جوان کا نام ہے نہین معلوم کس شہر کا باشندہ ہے یا مسافر سیاح وی احترام گردش زدۂ ایام ہے کچھ بھی ہو وہ پارسی صاحب کی لڑکی ماہ پیکر اپنے اوس یار دلبر پر ایسی عاشق زار و جان نثار ہوگئی ہے کہ اپنے وارث اور ذات بھائی پارسی صاحبون کو چھوڑ چھاڑ کے والدین اور طریقۂ آتش پرستی سے منہہ موڑ کر کشتی سدرہ توڑ کر اوسکے ساتھ نکل گئی اپنے وطن سے کٹنی جالندر مین جا پہنچی اور جب اوس یار وفادار جوان مسلمان نوکنوار کی لذت ہمکناری تسلی افزا او خوبی اسلامی سے واقف کار ہوئی رسم گمراہی گبریت سے نفرت کرکے آتش پرستی سے بیزار ہوئی جبہ ناز مین سے سدرہ نحوست گبری کو اوتار کر پھینک دی کشتی زناری کو توڑ تاڑ کر صاف دل سے داخل اسلام ہوگئی طریقہ پرستش کفار اور رسم گنہگاری کے شرارہ ناری کو آب وصال یار کی مدد سے بجھا کر نیک عجب مسلمان خجستہ انجام ہوگئی اس صورت سے پارسی کی اوس لڑکی کنواری نے جو طریقۂ آزادی اور رسم ہوا خوری نسوان قوم کی خوبی سے اپنے عالم شباب اور حسن وجمال کے جوش مین ایک جوان مسلمان فرشتہ طلعت کو اپنی صحبت لایق پسند کر کے اوسکے ساتھ جاکر عیش وعشرت کی خوشی منائی ہے خود پارسی صاحبون کو یہ حال سنکر بڑی ندامت آئی ہے ــــ کٹنی جالندر سے تاریخ ۲۴ اکتوبر کو اون کے کسی مخبر کی تحریر آئی ہے اوسکے بیان اخبار جی پارسی رقم سماچار تاریخ ۹ کو اور آوہندو پنچ راست گفتار نے تاریخ ۱۱ اکتوبر کے اخبار مین بڑے زور و شور کی شہرت مچائی ہے جسنے جلندہر کے مخبر مذکور نے اون کو خبر سنائی ہے کہ الحال کسی پارسی کی لڑکی کنواری نہایت خوبصورت پری جمال تیرہ یا چودہ برس کا سن آغاز شباب شیرین نام ایک شخص حبشی قوم مسلمان طرحدار نوجوان کو اپنا فرہاد بنا کر اوسکے ساتھ نکل آئی ہے محمد خان اوسکا نام ہے شیرین اوسکی محبت مین مثل فرہاد کے تیشۂ عشق سے زخمی ہوکر گرفتار دام اور مبتلا تمام ہے شیرین مذکورہ اپنے اوس فرہاد کی محبت مین ظاہر کرتی ہے کہ مجھے کچھ دکھ اور اذیت ہونیکے باعث اوسکے ساتھ اپنی رضامندی سے چلی آئی ہون اور معلوم ہوتا ہے کہ اپنا قدیم مذہب زرتشتی اور طریقۂ آتش پرستی سے متنفر ہوکر مذہب اسلامی اختیار کرلیا ہے جوان مسلمان نے اوسکو بھی مسلمان کرلیا ہے اب اوسی کے ساتھ رہنے کو ہر طور سے راضی ہے پارسی لباس ظاہری ساڑی وغیرہ اور رسم مذہبی سدرہ کشتی یہ سب توڑ پھاڑ کر پوشاک مسلمانی زیب جسم کرتی ہے سب طرح کی چال و چلن مسلمانی کرتی ہے ابھی تو فقط اتنا ہی حال اوسکا دریافت ہوسکا ہے مگر وہ کس خاندان کی ہے اور کس شخص نامور زرتشتی کی عزت ملنے کر اوسکو مسلمان کے ساتھ نکل کر مسلمان ہوئی ہے یہ مطلق دریافت نہین ہوسکتا ہے وہ مسلمان آکر

پیر محمد بیگ و دختر پارسی کو لیکر کمب جلد حیدرآباد کے رعیت ہاں بار میں گذرنے اور پنہانی
رہتا ہے دونوں عاشق و معشوق وصال بعد کر کے عیش و عشرت میں شاد ہے
ہیں قوم زرتشتی پر داغ ندامت لگاتے ہیں اب اطور مذناجی اور صورت
جنگ و دیگر جلد حیدر کے گئے ایک پارسی جو ترت دار شہور سیٹھ اور غیرت
سا ہوکار بہت مستعد ہو کر ایسی کوشش کرتے ہیں کہ اوس تحفہ مسلمان
سے ہاتھ کسی شکنجہ قانون میں پہنسا دیوین اور پارسی کا میتی شیرین کو
اوسکے دست تصرف سے چھڑا لیوین مخبر لکھتا ہے کہ جو کوئی پارسی اوسکا
وارث یا اقارب ہو تو اوسکو لازم ہے کہ اپنی لڑکی کو مسلمان کے قبضہ
اختیار سے چھڑانیکی کوشش کرے مگر یا تم خیلے شاید یہ نوابت ہوئی
پارسیوں کی عزت پوشی کیواسطے نام اوسکے والدین اور خاندان کا نہیں
لکھتا ہے کہ شیرین صاحب کو ہے خاندان نامور اور کسی سیٹھ صاحب بلند
پایہ کی دختر نیک اختر ہے کیا اوسکا نام اور خاندان معلوم ہو تو ظاہر ہوتا
کہ کسی سیٹھ صاحب یا کسی غریب وغیرہ کی بیٹی ہے جس سے مسلمانوں کو بھی آگاہ
ہو تو دوست سرائی کی خوشی ہوتی مگر نام ظاہر نہ کیا اس خبر کو سنکر سب زیادہ
راست گفتار اخبار کے پارسی ایڈیٹر جی نہایت غضبناک ہو گئے ہیں یہہ
شخص اپنی بیٹی قساوت قلبی اور کینہ دلی اور زبان درازی کی بے تمیزی سے
باز نہیں آتا ہے مسلمانوں کی بہ نسبت کلام بیہودہ زبان پر لاتا ہے کیا اچھی
قوم کا اشراف ہے قومیت اصلی شرافت اور تہذیب اخبار نویسی کی خوبی
دکھاتا ہے تاریخ ۱۰ اکتوبر کے اخبار میں کمال حسد اور ندامت سے اوس
اپنی قوم کی لڑکی عاشق مسلمان کے باب میں ایسی چند باتیں لکھتا ہے کہ وہ
عورت اور سی موذی مسلمان کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرنیکو راضی ہے اس
کلام نالایق سے اس سے سوال ہو سکتا ہے کہ اشراف کا طریقہ یہی ہے غیرت
حیا وہ اپنی زبان سے بیہودہ بکتا ہے مسلمان کو موذی لکھتا ہے اوسکے جواب میں
پارسیوں کو بردہ و ور لکھنا زیبا ہے مگر پارسی بردہ و بے شرم اور اسکی لڑکی بدکارہ کو کچھ
کہا اور مسلمان بد تہور کو ایسا لکھنا لایق نہیں تھا یہی لیاقت کا قصور اخبار نویس ہو کر ایسی بے
تمیزی و تعصب و نا انصافی کرنا حیوانوں کا شیوہ ہے اگر اوسکے جواب میں لفظ موذیکا
پارسیوں کو بردہ و دکھا اخبار اونکے جو ایسے مقابلہ اور زبان درازی سکھے شرم نہ آئی ہے
کہ حیا کی ہزار کسی بربادی کی ہے مگر شرم او حیا کو بلا ہے یہ تمیز کیا جائے غیرت ہوتی تو سمندر میں ڈوب
خاک کو منہ دکھاتا کہ پارسی بردہ و لڑکیاں یکتے کم سستی ہو رہی حالت گنوار میں ایسی کی
اور ستانی خواہش سندھی کو کوئی پارسی اسکی نگاہ میں شوہر اور نوجوان مسلمان محمد خان اپنے
لایق پسند کیا کہ زینہ ہو گئی نہیں معلوم کس کی نظر بد اوسکو پھنسالیا نہیں معلوم وہ کہاں کا باشندہ
اور کس خاندان کا تھا کر اوسکے عزیز و اقارب کو چھوڑ کر اپنی خواہش کے واسطے اوٹھا گئی
اور پارسی بردہ و بے غیرت بنے اپنی بیٹی فاحشہ لڑکی کی حفاظت نہ کی آخر مسلمان لیت کے حوالے
کی اوسپر اب پارسی صاحب اور اخبار جی صاحب اور دوسرے اونکی ذات جماعت کے سیٹھ چاہتے
محمد خان کو شکنجہ قانون میں پہنسانا چاہتے ہیں اور کوشش کرتی ہے شیرو اور صلاح مشورے کرتے ہیں
کہ شیرین اور شیخ محمد خان کے پاس سے زندگی بسر کرنیکو راضی ہے سر پر پارسی اخبار نویس کو شرم
نہیں آتی بیٹی کا شوہر داماد کہلاتا ہے ایسے عزیز کو شکنجہ قانون میں پہنسانا چاہتے
ہیں ظالم اور بردہ و بے حیا اور موذی تو پارسی اور اخبار جی ہیں کہ مسلمان کو موذی
لکھتے ہیں سب کیوں نہ پارسیوں نے اپنے ڈنکا دیے ⊙ بیٹی دیکر داماد کو مارے
پارسی اخبار جی صاحبوں کو لازم ہے کہ اپنی شرارت سے مسلمانوں کے الفاظ بیہودہ نہ لکھا کرین
کوئی مسلمان اخبار نویس پارسیوں کو الفاظ بد نہیں لکھتے ہیں اگر اپنی بے تمیزی سے باز نہ آؤ
تو پارسیوں کو بھی ایسے الفاظ اونکے حسب حال جو تحریر میں آوینگے کم ہوش اور
جائینگے سوں سال کا لکھنا معمول جانینگے اول تو اب شیرین باعث مسلمانو
لحاظ کرنا چاہیے اور یہہ بات کچھ نئی نہیں ہے زمانہ قدیم سے مسلمانوں کا یہ حق ہے
بمبئی میں بھی ایسا ہو چکا ہے ایک کہیں گے تو دوسرے سنینگے قلم اسلام کی قدرت خوب
رکھتے ہیں جو انجام ہوگا مقابلہ مشکل ہوگا اخبار نویسی کا منصب تہذیب اور صلح
کل ہے بیہودہ گوئی رذیلوں کا شیوہ ہے تعجب ہے کہ اخبار نویس ہونیکا دعوی اور
بے تمیزی کا اپنے وہ اختیار ہے

شکریہ عنایت فرمائی و رسید زر

جو امیر دریا دل و فیض رسان اور ریسان والی کمال عالی ہمت حاتم شان و قدردان و والا شان
فیاض زمان و معالی نشان مکرم حشمت عشر گستر نصفت قدردان رئیسان و فرزندان ... بخش

خیر خواہ اور دولت اندیش ہیں تم کشف الاخبار بمبئی کو اپنا قدیم دعاگو اور دوست گردانتے ہو
فرماتے ہیں زمانہ قدیم سے طرح طرح کی امداد اور پرورش اور عزت افزائی فرماتے ہیں اور انہوں نے جو بخشش
تا حال بعطای زر امداد ہی آوری لیا نہ سینہ صافی سے خیر خواہ دعاگو کی پرورش فرمائی ہے
اون کی عنایتوں خاص بندہ نواز اور قدر افزائیوں کریمانہ کا شکریہ ادا کرتا ہے اور تہ دل سے درگاہ
الٰہی میں دعا کرتا ہے کہ خداوند کریم اون کو مسند حکومت اور فرمان روائی پر دولت اور
اقبال عالی کے ساتھ ہمیشہ سلامت رکھے سب صاحبان قدردان کے مرتبہ اعلیٰ اور حشمت
وجاہ میں روز بروز ترقی بخشے اور ہمکو انکا سایۂ عاطفت دائمی اور عنایت مسطورۂ ذیل سے
زینت بخش اخبار کرتا ہے ـــ اور یہ بھی التماس کرتا ہے کہ اس مرتبہ بسبب امور ضرور
اور عدم فرصت کے رسید کی ترتیب میں دیر ہو گیا امیدوار عفو ہوں **رسید زر**
جناب مستطاب معلی القاب حضور حاتم زمان نواب محمد مہابت خان صاحب بہادر
والی جوناگڈہ سرکار سورٹھ دام اقبالہ بنظر عنایت مالی لغایت سنہ ۱۸۸۷ء ما ۲۰۰
جناب مستطاب گردون قباب حضور پرنور حاتم وقت امیر کبیر نواب میر علی مراد خان بہادر والی تالپر
خیرپور سندہ خلد ملکہ بنظر عنایت دائمی سنہ [illegible] ۵۰ جناب مستطاب معلی القاب حضور پرنور
حاتم دوران نواب میر غلام بابا خان بہادر رئیس اعظم سورت دام اقبالہ بنظر عنایت ۵۰
جناب مستطاب معلی القاب والا خطاب امیر حاتم ثانی نواب ممتاز الدولہ محمد فیض علی خان
بہادر وزیر ریاست کوٹہ دام اقبالہ ۲۵ جناب مستطاب معلی القاب والا خطاب
امیر کبیر ابطال الدولہ سعید الملک راجہ محمد امیر حسن خان بہادر ممتاز جنگ تعلقہ دار محمود آباد لغایت سنہ ۱۸۸۹
۲۵ جناب تقدس مآب ملک صفات علو یافتہ درجات دریا نوال حاتم خصال
حضرت مولانا مولوی سید محبوب الرحمن صاحب سجادہ نشین دام فیضہ بنظر تبرک و تکریم قدیم
ما ۱۰۰ - جناب فیضمآب والا مناقب عالیشان قدردان دریا نوال فخر الحاج جناب
حاجی محمد قاسم کرانی صاحب سوداگر یورپ و امریکا بنظر عنایت و امداد کریمانہ
ما ۲۵ - جناب شوکت مآب والا مناقب شیخ محمد بدر الدین عرف ابو میان
صاحب والی منگرول لغایت سنہ ۱۸۸۸ ۵۰ - جناب فیض مآب شوکت نصاب
قدردان دریا نوال حشمت احسان آغا محمد رضا خان صاحب شیرازی ناظم کہاریت
۲۵ جناب مستطاب معلی القاب والا خطاب فیاض زمان نواب محمد ابراہیم علی خان صاحب

بہادر والی ٹونک دام اقبالہ [illegible] جناب مستطاب معلی القاب
قمر رکاب امیر کبیر نواب رکن الامرا بہادر دام دولتہ ۳۰ جناب سیادت
مآب شجاعت انتساب مجمع کرم میر شمشاد علی صاحب سردار بہادر
اسسٹنٹ نامور [illegible] جناب مستطاب معلی القاب جلالت مآب امیر کبیر [illegible]
محمد خان بہادر تالپر امیر سندہ [illegible] جناب حذاقت مآب ڈاکٹر [illegible]
خان صاحب [illegible] جناب شجاعت مآب کرم فرما شیخ حسین صاحب جمعدار
[illegible] جناب صاحب والا شان مسٹر [illegible] صاحب [illegible] پولیس
[illegible] جناب فیضمآب والا مناقب قدردان قدیم جوہر شمشیر شجاعت
سید حبیب محمد جمعدار نامور [illegible] جناب کرم فرما کرم فرمائی قدر شیخ محمد
عثمان صاحب حمید خان سامان گورنمنٹ بمبئی [illegible] جناب عالی
والا مناقب اشرف میان خاں صاحب تعلقدار [illegible] ضلع [illegible] آباد لغایت
کرم فرمای مخلصان شیخ لعل صاحب [illegible] جناب فضائل مآب مجمع الفضائل
ملا ابراہیم بن ملا محمد صاحب [illegible] امید ہے
کہ اہل دوسرے قدردانان عالیشان بھی عنایت فرمائیں گے نیاز مند کو
مرہون احسان بنائیں نہایت ضرورت ہے **اطلاع** ایک ہفتہ سے
زیادہ عرصہ ہوا کہ بنگلور کا اخبار میسور نہیں آتا لہذا [illegible] مہتمم
صاحب کو اطلاع کرتے ہیں **جناب امیر اعظم سورت** اس ہفتہ [illegible]
میں جناب مستطاب شوکت مآب معلی القاب قمر رکاب خورشید آسمان ریاست
نیر اعظم برج امارت گوہر یکدانہ دریای قدردانی مخزن کرم چشمہ فیض رسانی
جناب امیر کبیر **نواب میر غلام بابا خان صاحب** بہادر
رئیس اعظم سورت دام دولتہ معہ [illegible] منشی [illegible] مجمع اخلاق
جناب منشی محمد میان داود خان صاحب [illegible]
اور دوسرے مصاحبین اور رفیقوں خاص و خدم بہت [illegible]
[illegible] کسی کام ضروری کے واسطے تشریف فرما ہوئے تھے اسکو [illegible]
[illegible] روز مراجعت فرمائی شہر [illegible] ہو خدا ایسے رئیس [illegible] سلامت [illegible]

روس اور چین چونکہ معاملات وسط ایشیا کے بموجب تحریر واقفان حالات روس کے فارن ڈپارٹمنٹ مین طبع ہوئی ہین اسلئے عام پر بہت کچھ حال ظاہر ہوتا ہے کہ اوسقدر حال تمام کتابون سے جو یورپ مین موجود ہین دریافت نہین ہوسکتا مثلاً سنہ ۱۸۷۱ء مین جو غدر بمقام الی واقع چین مین ہوگیا تھا گورنمنٹ روس نے اوس ملک کو لے لیا اور بہت مناسب کیا کیونکہ اوس سے معاملات پولیٹکل اور تجارت کو فائدے ہوئے اگر اس ملک کو گورنمنٹ روس نہ لیتی تو بالکل تباہ و برباد ہوجاتا اور خلاف مذہب کے باعث ہمیشہ وہان لڑائی جھگڑا رہتا اور ایسا ملک جو نہایت سرسبز ہے تھوڑے عرصے مین ویران ہوجاتا بلا گورنمنٹ روس نے اس ملک کے لینے مین تاخیر کی اور جس عجلت سے قبضہ کر لینا مناسب تھا نہ کیا جو روسی افسر بمقام الی کے قرب و جوار کے مقامات مین تھے اونکو منظور نہین کہ وہ بلا اجازت گورنمنٹ کی مداخلت کرین افسران مذکور گویا انتظار ہے کہ آپس کی لڑائی مین یہ لوگ کم زور ہوجاتے تو اوسوقت یہ ملک دفعتہً لے لین بہرصورت روسیون کے آنے سے مقام الی کے لوگ نہایت خوش ہوئے ایک سیاح ردولاف نامی کا یہ بیان ہے کہ مقام الی سنہ ۱۸۶۲ء مین مثل باغ کے تھا وہان تاجرون کے گروہ کے گروہ جابجا پھرتے تھے اور ہر مقام پر بہت بڑی بڑی تجارت ہوتی تھی سنہ ۱۸۶۸ء مین مقام الی اور گرد نواح کے سب شہر ویران ہوگئے باغات اور نہرین خشک ہوگئین اور جہان سبز سبز کھیت نظر آتے تھے وہ زمین ویران ہوگئی جو عمدہ عمدہ مکان تھے وہ کھنڈر ہوگئے اور ہر طرف سوکھی ہڈیان اور کھوپریان نظر آتی تھین مگر جو حکمت عملی گورنمنٹ چین نے دو جانب مشرق کی تھی وہ نہایت عمدہ تھی کیونکہ چینیون نے جابجا مقام الی کے گرد فوج مقرر کردی تھی تاکہ بروقت بجانب مشرقی ترکستان بھیجے اوس ملک کے جو اتالیق غازی کے قبضہ مین تھا کار آمد ہو جب تک چینیون کی یہ حکمت عملی رہی اوسوقت تک سب طرح امن امان رہا مگر جب انتظام مین فرق ہوا فتور برپا ہوگیا اب جو حکمت عملی چینیون کی تھی وہی روسیون کی نسبت امید ہے کہ بخوبی کارگر ہو مگر چونکہ مقام الی کے باشندے مختلف مذہب مین عجب نہین جو اختلاف مذہب کے باعث فساد ہوجاوے وہان کی قومین جب مغلوب ہوجاتی ہین بخوبی اطاعت کرتی ہین اور اگرچہ روسیون کو کافر جانتے ہین مگر اونکی اطاعت دل سے کرینگے دبدبہ سکندری اوده اخبار

اسپیچ ملکہ معظمہ

۱۵ اگست کو جو جناب ملکہ معظمہ والی انگلستان و ہندوستان اجلاس پارلیمنٹ مین اسپیچ فرمائی تھی اوسکی نسبت صاحب پاینیر کا بیان مندرجہ ذیل ہے جو اودھ اخبار سے لکھا جاتا ہے کہ حضور ملکہ معظمہ نے جو اسپیچ فرمائی اوسکا مضمون مسٹر ڈسرائلی صاحب وزیر اعظم کا بنایا ہوا تھا اس اسپیچ کے مطلب مین بہ نسبت اون اسپیچون کے جو مسٹر گلاڈسٹون کی بنائی ہوئی تھین فرق تھا شاید انشاپرداز لوگ مسٹر ڈسرائلی صاحب کی اسپیچ مین نکتہ چینی کرینگے مگر مسٹر ڈسرائلی صاحب کی اسپیچ کا مطلب صاف صاف تھا اور کوئی بات ذو معنی و مبہم نہ تھی اور ایسا مضمون تھا کہ عام لوگون کو اطمینان ہوجائیگا ملکہ معظمہ نے اس اسپیچ مین بیان کیا کہ سلطنت انگلستان اور اور سلطنتون سے اتحاد ہے مگر عجب بات ہے کہ یوروپ مین بعض بعض مقام پر تشویش ہے اور یہ تشویش بڑی سلطنتون مین اکثر ہے یعنے فرانس کے منتظمون مین نااتفاقی ہے اور گورنمنٹ کا بخوبی تسلط نہین ہوا ہے تاوقتیکہ بوربون یا بونا پارٹ کے خاندان مین سے کوئی تخت نشین نہ ہوگا ایسی ہی خرابیان رہین گی شاید مارشل میکمین اور اونکے دوست احباب تعین کرتے ہونگے کہ اونکو سات برس تک اختیار حاصل ہوگیا ہے مگر کسی طرح یقین نہین آتا کہ اسقدر عرصہ تک اونکی پریسیڈنٹی قایم رہے بعض لوگ چاہتے ہین کہ ہمیشہ یہ صاحب مقرر ہون اور بعض کہتے ہین کہ شہزادہ ارلینس ہنری گدی پر مقرر ہو علی ہذا القیاس اسپیچ کے ہر ایک شخص کی رای مین اختلاف ہے

——— فی الحال شہزادہ بسمارک نے ایک سرکلر جاری کیا ہے جسمین وہ تحریر کرتے ہین کہ یوروپ کی تمام سلطنتون کو مناسب ہے کہ

عام اسپین کو پہچانین جسکے وجہ سے ڈان کارلوس صاحب کو زک ہوگی اور پریسیڈنٹ
گورنمنٹ عام کی نسبت اس سرکلر مین یہ بھی تحریر ہے کہ کوئی سلطنت مسلح
ہوکر اسپین مین مداخلت نکرے کیونکہ یہ جنگ اسپین کی باہمی ہے ایسا ہو
کہ باشندگان اسپین اوٹھے اور سلطنتون سے لڑنا شروع کردین اور خدانخواستہ
اگر ایسا ہوا تو تمام یوروپ مین لڑائی پھیل جاۓ گی اس تاریخ مین بیان ہے
کہ گورنمنٹ انگلستان کی یہ حکمت عملی ہوگی کہ جہان تک ممکن ہوگا مسلح
ہوکر کہین مداخلت نکرے گی اور ہمیشہ صلح کل رہے گی در حقیقت یہ ارادہ
بہت عمدہ ہے کیا خوب ہو جو تمام سلطنتین ایسا ارادہ کرلین ومنہ

ایجاد نیوز آف دی ورلڈ نمبر ۱۶۱۵ مکتوبہ ۵ سپٹمبر مین
تشتہر ہے کہ ایک صاحب کسٹ نام نے فرانس مین ایک ایسا مصالحہ ایجاد
ایجاد کیا ہے کہ اگر وہ شیشین کانچ مین ڈالدیا جاوے تو نہایت سخت ہو جاتا ہے اور
آگ وغیرہ کے صدمہ سے ٹوٹ نہین سکتا ہے الغرض اوس سے یہ فائدہ ہوگا کہ
گھڑیونکے آئینہ اور لیمپ وغیرہ اور دوسری کانچ کے اشیا کم ٹوٹا کرینگے

گھڑی اخبار صدر الذکر مین نگارش ہے کہ از روی تشخیصات مردم
شماری ملک سوئیٹزرلینڈ کے معلوم ہوا کہ اس ملک کی صرف چار صوبون مین
گھڑی بنانے کے کارخانہ موجود ہین چنانچہ مقام نیوشیٹل مین ۱۱ ہزار ۸۰ آدمی
گھڑیون کے کارخانون مین کام کرتے ہین اور ۵ ہزار ۳ سو ۵۰ عورتین ہین اور
مقام برن مین ۹ ہزار ۳ سو ۲۹ مرد اور ۴ ہزار ۷ سو ۳۴ عورتین اور
مقام واد مین ۲ ہزار ۴ سو ۹ ۳ مرد اور ایک ہزار ۲ سو ۱۳ عورتین اور
مقام جینوا مین ۲ ہزار ۳ سو ۳۰ مرد اور ایکہزار ۲ سو ۸۸ عورتین کام
کرتی ہین کل ۳۴ ہزار ۹ سو ۴۴ آدمی کام کرتے ہین — مقام برن مین
۵ کاریگر ہر سال ۵ لاکھ جیبی گھڑیان قیمتی ۲ کروڑ سکہ فرانس کی تیار کرتے ہین
— مقام جینوا مین ایک لاکھ ۵۰ ہزار گھڑیان سالانہ قیمتی بیس
ملین سکہ فرانس کی اور مقام واد مین ایک لاکھ ۵۰ ہزار گھڑیان قیمتی ۲۰ لاکھ
۵۰ ہزار سکہ فرانس کی تیاری ہوتی ہے الغرض کل ملک سوئیٹزرلینڈ سے
۱۶ لاکھ گھڑیان قیمت ۸۸ ملین سکہ فرانس کی اور ملک فرانس سے ۳ لاکھ
گھڑیان قیمتی ساڑھے ۱۶ ملین سکہ فرانس کی اور انگلستان سے ۲ لاکھ گھڑیان
قیمت ۱۶ ملین کی تیار ہوتی ہین تمت

فساد اخبار سندھ جہاد
مین مرقوم ہے کہ مرزا حلیم سفیر کو قندہار و حال شہر سینٹ پیٹرسبرگ کو اطلاعات
کی خبر ہوچکی کہ قندہار مین فساد کے روز بروز ترقی ہے باغیون نے بڑے بڑے
شہر مثل گرسان اور مارگلن کا محاصرہ کیا ہے اور خان نے روسیون سے مدد
چاہی ہے احکامات جاری ہوئی ہین کہ جبتک امیر کاشغر مداوت نہو مداخلت
نکرنا اس ملک کی سرحد پر ایک بڑا لشکر فوج چین کا موجود ہوا ہے اور
رعایا مقامات کلدجا اور کاشغر کو دھمکی دیے اور تردد اسقدر ہے
کہ جنرل کول پاکف صاحب سرحد ملک چین پر گئے ہین فقط

مہاراجہ ہولکر اخبار نور الانوار سے نگارش ہے
کہ انگریزی اخبار نویسون کو ایک نہ ایک ہندوستانی رئیس عجیب جوڑی ہوا رفت
لے لینا ہے گا گویا کہ چھوٹا تو بڑا کی طرف نظر والی صاحب یا میا خبار
تحریر فرماتے ہین کہ اندور کی ریاست انتظام والی کی نظر ہے اوسی حال ہے جب
جو کہ سرکار انگریزی کی عملداری سے پہلے ملک اور وہ کا عام گذاری کا ٹھیکہ
کو دیا جاتا ہے اور وہ اپنی سرکار کا خزانہ بھر کر رعیت کو لوٹنے میں کچھ
کے اور قسم کا ہر چہ مالک کی مرضی پر زمین جتنے ہین لیے جب چاہے اون کو بے دخل
کردیا اور زمین کے حیثیت اور پیداوار کے بڑھانے مین جو ترقی کرکو عون و تالاب
وغیرہ سے اونہون نے کی ہو وہ سکا اونکو معاوضہ نہین ملتا اور وہ کیفیت مین
کہ یہ مضمون ایک صاحب کی تحریر سے معلوم ہوا جنہون نے وہان کا حال بچشم
خود دیکھا ہے اور یہ مہتمم صاحب سررشتہ پولیٹکل ایجنسی کی بھی شکایت
اور فرماتے ہین کہ اگر رپورٹ مین ایسی باتین لکھی جاوین کہ جہان شیر اور
ہین وہان جو صاحب لوگ شکار کرنے جاتے ہین اونکی خوشی تمام مدارات
کیجاتی ہے اور اسقدر سال بسال ملاقات و شناسائی بڑھتی ہے تو ان
باتون سے کیا فائدہ ہے اگر ملکی انتظام کا حال بھی لکھا جاوے تو البتہ ایک

مہتمم اخبار مذکور کہتے ہیں کہ ہم اس امر میں بزاعمان ہیچے میں نجھ پڑے ہوئے ہیں تو بھی رپورٹ میں لکھا ہے کہ بیگمہ بیگمہ میں سوگئی آمد اوسکا بہت زیادہ ہوتی ہے جو کہ سرکار انگریزی کو ہندوستان کا کسی ملک سے ہوتی ہوگا اوسپر مہتمم صاحب فرماتے ہیں کہ رپورٹ میں یہ نہیں لکھا کہ رعیت کو کیا فایدہ ہوتا ہے بلکہ اونکی پریشانی کے سبب سے اوسکو پیدا کیا ہے یہ بات مہتمم صاحب کی البتہ بہت معقول ہے مگر افسوس کہ ہم خود اپنے ملک کے کاشتکاروں کا حال بھی مہوا بہت تباہ دیکھتے ہیں اور خود کاغذات سرکاری سے یہ بات ثابت ہے پھر مہتمم صاحب کہتے ہیں کہ مہاراجہ ہلکر نے اپنے ملک میں جو وعدہ کیا اگر تشخیص جمع کی کرانباری کے باب میں فہمایش کی کہ لوگون کو تسکین دین مہتمم صاحب فرماتے ہیں کہ میجر جنرل ڈیلی صاحب نے جو بعقروا پنی رپورٹ میں لکھا ہے ایسا ہی کوئی عام اعلان سرکاری اصول سے اگر کسی قطعہ ذرہ ضعیف الشہ کو تسکین دیا جاوے الیسے پڑتا ہے مالوہ کی رعایا کو تسکین نہیں ہوسکتی —— سچ ہے مالوہ والے تو کیا کہیں گے لوگون کو تسکین ہوگی تسکین جبھی ہو جب اون کے پیٹ کی خبر لیجائے اسکی بیوی کے دعوی اوسکا جسمی کچھ کچھ جاراجہ ہلکر پر ہی منحصر نہیں لیکن اوسپر عملی سرکار انگریزی میں ہی ہوتا ہے جسکو شبہ ہو بنگالہ میں جاکر دیکھ لے اخبار عالم

عبرت کوہ نور لاہور نمبر ۴ مرقومہ ۳۰ اکتوبر سے نقل ہے کہ ۱۲ — سپتمبر کو جہازہ ضلع اجمیر کا ایک مہاجن مرگیا تھا اسکو اوسی جلایا گیا جلانے کے بعد جب مستورات نہانے کو گئیں ایک مہاجن کی عورت پانچ برس کا بیٹا گود میں لئے ہوئے تھی وہ لڑکا پانی میں گر گیا پانی عمیق تھا ماں بیٹے کو ڈوبتا دیکھکر پانی میں اتر گیا وہ بھی غوطے کھانے لگی اوسکی بیٹی جو دو برس کی تھی جوش محبت میں ملکے مدد کو بڑھی وہ بھی ڈوبی ہی عورت کے شوہر کا چچا بھی ہمراہ تھی اوس سے بھی نہ رہا گیا اور کرشنے میں سا فران مدھ کسا رہی ایک عورت وہان موجود تھی اوسنے انسانی ہمدردی کی تقاضا سے ڈوبتون کو بچانا چاہا مگر اصل یہ تھی کہ پانچ آدمیون کا یک جا غرق ہجرم ہوتا تھا

اوسنے وہ پھر کر تا تو کو پورا کیا دیکھو دم بیدم میں پانچ آدمی ہنسی کسی خوشی سے وہان پہنچے —— جہان جسکا دو کو لیجانا منظور تھا اپسی ہی کے یہ عبرت کا محل ہے غور کرنے کے لایق ہے جو موت کی مقررہ وقت سے غافل ہوکر دنیا کی ناپایدار امید میں پڑا ہے اور نہیں جانتا کہ آخر کام خدا کریم پڑتا ہے —— دنیا روز —— چند آخر کار با خسارہ —— اشتغال ہے تو بھی مجبور ہے مگر وہ نیک ارادون پر مبنی ہونی چاہیئیں تاکہ انجام بخیر ہو نقد

کابل شملہ اور شمالی ہندوستان میں جو لوگ بود و باش رکھتے ہیں اونکے گمان میں امیر شیر علی خان یا اونکے فرزند سردار یعقوب علی خان کی لڑائی فی الواقع کچھ حقیقت نہیں رکھتی بلکہ جنگ زرگری ہے اور مصلحت اوسمین یہ ہے کہ گورنمنٹ ہند امیر کو سامان جنگ اور نقد روپیہ مدد دیوے مگر ایک ہم صاحب کا بیان ہے کہ در حقیقت یہ لڑائی سچ ہے چنانچہ چند ہفتون میں کھل جائیگا — کو ایٹ کابل سے معلوم ہوا کہ طرفین سے لشکر موجود ہیں پھیلائے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کی جانب قدم بڑھا رہا ہے کہ جس سے ظاہر ہے کہ عنقریب مقابلہ و مجادلہ ہوگا شمس الاخبار

حالات روس ولایت کے اخبارون میں یہ خبر مشہور ہے کہ تمامی یوروپ میں اس امر کی افواہ ہو رہی ہے کہ انگلستان اور روس میں اختلاف واقع ہوگیا ہے کہا اختلاف کا باعث تو یہ بتاتے ہیں کہ برخلاف عہد گذشتہ روس نے جو مملکت خیوا کو داب لیا ہے اور بیچارے خان کو گدی سے اوتار دیا ہے اسکی بابت انگلستان روس سے ناراض ہے ہر چند گورنمنٹ روس کا یہ ارادہ ہے کہ تمامی وسط ایشیا کا مالک ہو جاوے مگر انگلستان نے بھی اوسکی ترقی کو روکنے کے لیئے یہ تجویز سوچی ہے کہ قریب ترروم فارس اور بخارا کے ساتھ انگلستان ایک عہد نامہ کریگا جسکی رو سے یہ چارون سلطنتیں ایک ہوجاتی ہیں اور روس کی ترقی وسط ایشیا کی مانع ہونگی —— چنانچہ گورنمنٹ انگلستان نے اسی مضمون کے خطوط لکھکر فارن آفس کی معرفت سے تمامی شاہان یوروپ کے نام بھیجے ہیں جب وہان سے جواب آجائینگے تو عہد نامہ مذکور عمل میں آئیگا

خیرخواہ عالم اخبار **لاہور** بہ نسبت سال گذشتہ امسال آتشبازی بکثرت چھوٹی کئی آدمی زخمی ہوئے چنانچہ ایک شخص دولو رام کلرک دفتر پوسٹ ماسٹر جنرل کا بھی چہرہ زخمی ہوا ایک شخص میر اصغر علی نامی متخلص بہ حقیر ساکن لکھنؤ آجکل ملتاس روزگار وارد لاہور ہیں اس نوجوان شخص کا بیان ہے کہ میں میر انیس کے خاندان کا شاگرد ہوں اندازِ مرثیہ خوانی اسکا ایسا ہے کہ لاہور والوں میں کسیکا بہ اندازہ نہیں علی الخصوص مرثیہ خوانی میں بتانا تو اوسپر ختم ہے لاہور کے مرثیہ خوان میں سید جواد علی شاہ و آغا میر آفتاب جناب مشہور شخص ہیں اور اگرچہ در اصل شاہ کشمیری ہیں مگر لاہوری کہلاتے ہیں پہلے تینوں میاں و بیرون آشکارو ہوتے ہیں — اونسے اور میاں اصغر علی حقیر سے دو ایک دفعہ کچھ چھیڑ چھاڑ ہوئی مگر آخر کو موچی دروازہ کے علاقہ کی ایک مجلس میں جو اصغر علی و جواد علی شاہ نے مرثیہ پڑھے تو اصغر علی فوق لیگیا کارسپانڈنٹ صاحب فرماتے ہیں کہ لاہور کے لوگ دوسرے ملک کے لوگوں کو اچھا نہیں سمجھتے — اور گو خود کچھ نہوں مگر نکتہ چینیاں کرتے ہیں میر اصغر علی لکھنؤ کے لڑکوں میں معلوم ہوتا ہے — مگر چونکہ طبیعت اوسکی رسا ہے پنجاب کے مرثیہ خوانوں میں نام کر گیا — ۲۰ ستمبر سنہ الیہ کو دفتر سپرنٹنڈنٹ انجینیری ریاست دواب کا نیل سرکل کا لاہور سے امرتسر کو تبدیل ہو گیا خیرخواہ عالم اخبار

امرتسر ۲۰ ستمبر کو عبدالصمد خان کارخانہ دار پشمینہ کے مال خانہ میں آگ لگی قریب آٹھ ہزار روپیہ کے نقصان ہوا جس مکان کو آگ لگی تھی اوس میں ایک لاکھ روپیہ کا پشمینہ جمع تھا مگر خیریت ہوگئی کہ ایک ہی کمرہ تک نوبت پہونچی ورنہ آتش زدگی کا ہنوز کچھ حال معلوم نہیں ہوا

شکوہ آباد یہاں ایک برہمن بعد تحقیق کامل مسائل دین مشرف باسلام ہوا لوح محفوظ

کثرت سیلاب

اکثر مقامات سے خبریں سیلاب و نقصان جان و مال و دریا برد ہونے مواضع کی برابر چلی آتی ہیں چنانچہ شاہجہانپور میں طغیانی سیلاب دریائے گرا اور گنگا سے شہر کا پانی نہ بہا شہر ہی میں کہیں ۱۰ فٹ کہیں ۱۴ فٹ بہار ہا اور صدہا مکان پختہ اور خام مسمار ہو گئے ایک گنج آدھا بہ گیا ایک سو بیس آدمی کی لاشیں مکانوں میں دبی ہوئی نکلیں اور بہت ایسے بہ گئے جنکا شمار نہیں — دریائے گنگ جو بلگرام سے دو کوس پر براہ قنوج واقع ہے رات بھر میں ایسا بڑھا کہ تمام کھیت اور مواضع موقف سیلاب ہوئے کوئی شخص اپنا اسباب تک اوٹھانے نہ پایا اور بلگرام سے باغوں میں پانی آگیا ہرن اور نیل گاؤ وغیرہ جنگل سے بستی میں آگئے اب بلگرام سے تا قنوج پانچ کوس تک برابر عالم آب نظر آتا ہے مسافر کشتی پر جاتا ہے اوسی سیلاب میں چھپر بہتا ہوا نظر آیا اوس پر ایک لڑکا اور دو سانپ اور ایک بھیڑیا بیٹھا تھا یہ ایسی سخت مصیبت تھی کہ بقول حضرت شیخ فریدالدین عطار ایک کو دوسرے کی طرف توجہ نہ تھی

نظم

کشتی آورد در دریا شکست — تختہ شان تا بہ بالا نشست
گروہ موشی بر آن تختہ بماند — کارشان باید گر پختہ بماند
نی زگربہ موش را روی گریز — نی ز موش آن گربہ را چنگال تیز
ہر دو شان از ہول دریا عجب — در تحیر باز ماندہ خشک لب

افیون کھانے کی ممانعت

لشکر چین میں افیون کھانے کی بالکل ممانعت ہے اگر کوئی شخص عدول حکم کرے تو اوسکے لب شگاف کئے جاویں گے۔

شادی کا ٹکس

مہاراجہ سیندھیا نے اپنی رعایا پر شادی کا ٹکس لگایا ہے

مکان مہتمم کشف الاخبار بمبئی منشی محمد امان علی لکھنوی کا گوگاری محلہ کے ناکے پہ